39211 ـ بنك ميں رقم ركھنى اور كيا ہاسپٹل كى تعمير زكاۃ كے مصاريف ميں سے ہے؟

سوال

جس كے پاس كسى بنك يا توفير بك ميں كچھ رقم ركھى ہو اور اس كى سالانہ زكاۃ بھى ادا كى جاتى ہو تو كيا فائدہ كے سبب يہ مال مشكوك ہو گا؟
اور زكاۃ نكالنے كے متعلق سوال يہ ہے كہ كيا مال كا كچھ حصہ ہاسپٹل يا يتيم خانہ بنانے كے ليے ديا جا سكتا ہے (كسى خاص ادارے كے اكاؤنٹ ميں مال جمع كروا كرنے كے ذريعہ) يا كہ مال ہاتھوں ميں دينا ضرورى ہے ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

سودى بنكوں ميں رقم ركھنى اور اس پر سود لينا اور فائدے كانام دينا كبيرہ گناہوں ميں سے ہے، اور اس مال كى زكاۃ ادا كرنے سے صاحب مال كو گناہ سے نہيں بچاتى .

آپ سوال نمبر (22339) كے جواب كا مطالعہ كريں اس ميں سود كى حرمت كا بيان ہے.

اور اسى طرح سوال نمبر (181) كے جواب كا بھى مطالعہ كريں، كيونكہ اس ميں سودى بنكوں كےاندر مال ركھنے كى حرمت بيان كى گئى ہے.

دوم:

اور رہا مسئلہ زكاۃ كے مصاريف كاتو يتيم خانہ اور ہاسپٹل بنانے كے ليے زكاۃ دينا جائز نہيں، نہ تو ہاتھوں ہاتھ اور نہ ہى كسى واسطہ كے ذريعہ، كيونكہ زكاۃ كے مصرف محصورہ اور مقرر كردہ ہيں ان سے زيادہ كرنا جائز نہيں.

اللہ تعالى نے زكاۃ كےمصاريف مندرجہ ذيل فرمان ميں بيان فرمائے ہيں:

صدقے (زكاۃ) صرف فقيروں كے ليے ہيں اور مسكينوں كے ليے اور ان كے وصول كرنے والوں كے ليے، اور تاليف قلب كے ليے، اور گردن آزاد كرانے كےليے اور قرض داروں كے ليے اور اللہ كى راہ ميں اور راہرو مسافروں كے ليے التوبۃ (60).

اور زکاۃ کے ان مصاریف کی تفصیل اور وضاحت ہم نے سوال نمبر (6977) کے جواب میں کی ہے اس کا مطالعہ کر لیں.

اور ہم نے سوال نمبر (13734) اور (21797) کے جوابات میں مساجد اور مدارس کی تعمیر اور اسی طرح قرآن مجید کی طباعت کے لیے زکاۃ دینی جائز نہیں تفصیل سے بیان کیا ہے لہذا آپ ان سوالات کے جوابات دیکھیں.

لیکن اگر اس زکاۃ کو یتیم خانہ میں اس لیے لگایا جارہا ہو کہ اس سے یتیم فقراء پر خرچ کیا جائے گا تو پھر اگر یتیم فقراء ہوں تو جائز ہے.

اور افضل اور بہتر یہ ہے کہ زکاۃ دینے والا خود زکاۃ کو خود صرف کرے تا کہ اسے علم ہو کہ اس نےزکاۃ اللہ تعالی کے حکم کے مطابق صرف کی ہے، آپ کو چاہیے کہ آپ مستحق افراد کی تحدید میں کوشش کریں.

واللہ اعلم .